QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

A Research Overview of "Sirat Nigari" in Dera Ismail Khan Division

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں سیرت نگاری: ایک تحقیقی جائزہ

Nisar Ahmad
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies,
University of Swat
Email ID: nisarkabal123@gmail.com
ORCID ID:https://orcid.org/0009-0008-6538-6748
Waqas Muhammad
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies,
University of Swat
Email ID: wmuhammad878@gmail.com
Faiz Ur Rehman
M.Phil Scholar, Department of Hadith & Hadith Sciences, AIOU Islamabad
Email ID: Faizedu01@gmail.com

Abstract:
The Arabic word Sirah literally denotes a journey, way of life, conduct, character, or manner. In Islamic scholarship, however, it refers to the discipline devoted to the biography and life of Prophet Muhammad (ﷺ). The compilation of Sirah literature began during the earliest period of Islam, when the noble Companions (Sahabah) preserved and transmitted the events of the Prophet's life. According to Dr. Mustafa al-Aʿzami, the earliest work on Sirah was authored by Urwah ibn al-Zubayr, whereas Haji Khalifah regards Muhammad ibn Ishaq as the first compiler of a comprehensive Sirah. Thereafter, Muslim scholars across different regions of the world produced an extensive body of Sirah literature in numerous languages. It is estimated that more than ten thousand works on the Prophet's biography have been written in over fifty languages worldwide. Like other regions of the Muslim world, the scholars of D.I Khan Division have also made valuable contributions to Sirah literature through their scholarly writings. This article examines more than a dozen significant works authored by scholars of D.I Khan Division, highlighting their academic contributions to the study and preservation of the Prophet's biography and demonstrating the region's distinguished role in the development of Sirah scholarship.
Key Words: *Sirah, Sirah writings, D.I Khan Division, Islamic scholars.*

تمہید

لفظ "سیرت" عربی زبان کا لفظ ہے، جو لغت میں چلنے پھرنے، طرزِ زندگی، کردار، عادات، خصائل اور طریقۂ عمل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[1] اصطلاح میں سیرت سے مراد نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تمام انفرادی، اجتماعی، اخلاقی، دعوتی، سیاسی، عسکری اور معاشرتی احوال و واقعات کا جامع بیان ہے۔ لفظ "سیرت" کی جمع "سِیَر" آتی ہے۔[2]

صدرِ اسلام، خصوصاً عہدِ تابعینؒ میں "السیر" اور "المغازی" کی اصطلاحات عموماً ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتی تھیں، جن سے مقصود رسول اللہ ﷺ کے غزوات، سرایا اور عسکری سرگرمیوں کا بیان تھا۔ اسی مناسبت سے اس موضوع پر لکھی جانے والی تصانیف کو "المغازی" یا "السیر" کے عنوان سے موسوم کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ابن شہاب زہری، محمد بن اسحاق اور معمر بن راشد ازدی کی کتب "المغازی" کے نام سے معروف ہیں۔

بعد ازاں "السیر" کے مفہوم میں تدریجاً وسعت پیدا ہوئی، اور یہ اصطلاح اسلامی ریاست کے غیر مسلم اقوام کے ساتھ تعلقات، جنگ و امن کے اصول، معاہدات اور دیگر بین الاقوامی معاملات کے لیے بھی استعمال ہونے لگی۔ فقہائے اسلام نے اس اصطلاح کو باقاعدہ اسلامی بین الاقوامی قانون (Islamic International Law) کے عنوان کے طور پر اختیار کیا۔ اسی بنا پر امام محمد بن حسن الشیبانی کی شہرۂ آفاق تصانیف "السیر الصغیر" اور "السیر الکبیر" بین الاقوامی تعلقات اور اسلامی قانونِ جنگ و امن کے بنیادی مصادر شمار کی جاتی ہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ "سیرت" کے مفہوم میں مزید تخصیص پیدا ہوئی، یہاں تک کہ متاخرین علماء نے اس اصطلاح کو خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے جامع مطالعے کے لیے مخصوص کر دیا۔ چنانچہ موجودہ علمی و تحقیقی اصطلاح میں سیرت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے وصالِ مبارک تک زندگی کے تمام پہلوؤں کا مستند اور جامع بیان ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی تدوین کا آغاز عہدِ صحابہؓ ہی میں ہو چکا تھا۔ صحابۂ کرامؓ نے آپ ﷺ کے ارشادات، اعمال اور حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو نہایت اہتمام کے ساتھ محفوظ کیا، جن میں تحریری صورت بھی شامل تھی۔ البتہ اس فن میں اولین باقاعدہ تصنیف کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مصطفی اعظمی کی تحقیق کے مطابق سیرتِ نبوی ﷺ پر سب سے پہلے قلم اٹھانے کا اعزاز حضرت عروہ بن زبیر کو حاصل ہے، جبکہ حاجی خلیفہ نے "کشف الظنون" میں محمد بن اسحاق کو اس فن کا اولین مصنف قرار دیا ہے۔ بہر حال، اس اختلاف سے قطع نظر یہ حقیقت مسلم ہے کہ بعد کے ادوار میں سیرت نگاری ایک مستقل علمی فن کی حیثیت اختیار کر گئی، اور مختلف ادوار، خطوں اور زبانوں میں بے شمار اہلِ علم نے اس میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

آج سیرتِ نبوی ﷺ پر دنیا کی پچاس سے زائد زبانوں میں ہزاروں کتابیں تصنیف کی جا چکی ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق کتبِ سیرت کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے،[3] اور علمی تحقیق و تصنیف کا یہ مبارک سلسلہ آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کا تعارف

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن، صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم انتظامی ڈویژنوں میں سے ایک ہے۔ موجودہ انتظامی تقسیم کے مطابق اس کا کل رقبہ 22,732 مربع کلو میٹر ہے، جس کے اعتبار سے یہ خیبر پختونخوا کا دوسرا بڑا ڈویژن شمار ہوتا ہے۔ 2023ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی 31,88,779 نفوس پر مشتمل ہے۔ انتظامی لحاظ سے یہ ڈویژن پانچ اضلاع پر مشتمل ہے: ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، ضلع ٹانک، ضلع پہاڑپور، ضلع جنوبی وزیرستان بالا (Upper South Waziristan) اور ضلع جنوبی وزیرستان زیریں (Lower South Waziristan)۔[4]

جغرافیائی اعتبار سے ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ یہ خیبر پختونخوا، پنجاب اور بلوچستان کے سنگم پر واقع ہے۔ اس کی مشرقی سرحد صوبہ پنجاب، جنوبی سرحد صوبہ بلوچستان، شمالی سرحد بنوں ڈویژن، جبکہ مغربی سرحد افغانستان سے ملتی ہے۔ یہی محلِ وقوع اسے تجارتی، سماجی اور ثقافتی لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت عطا کرتا ہے۔

لسانی اعتبار سے اس خطے میں بنیادی طور پر سرائیکی اور پشتو زبانیں بولی جاتی ہیں، البتہ دیگر مقامی زبانیں بھی رائج ہیں۔ آبادی کی غالب اکثریت مسلمان ہے، تاہم مختلف مذہبی اقلیتیں بھی یہاں باہمی رواداری اور ہم آہنگی کے ساتھ آباد ہیں۔

اس علاقے کو ڈیرہ اسماعیل خان کیوں کہا جاتا ہے؟ اس نام کی بنیاد پندرہویں صدی عیسوی کے معروف بلوچ سردار اسماعیل خان سے وابستہ ہے۔ لفظ "ڈیرہ" بلوچی اور سرائیکی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی خیمہ، قیام گاہ یا بستی کے ہیں۔ تاریخی روایات کے مطابق سردار اسماعیل خان نے اپنی قوم کے ہمراہ دریائے سندھ کے کنارے ایک نئی بستی آباد کی۔ چونکہ یہ بستی انہی کی سرکردگی میں وجود میں آئی تھی، اس لیے ان کی نسبت سے اس کا نام "ڈیرہ اسماعیل خان" رکھا گیا، جو وقت گزرنے کے ساتھ نہ صرف اس بستی بلکہ پورے خطے کی مستقل شناخت بن گیا۔[5]

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں سیرت نگاری

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک درجن سے زائد علمی و تحقیقی کتب تصنیف کی جا چکی ہیں۔ ان تصانیف کو موضوع اور اسلوب کے اعتبار سے دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم میں وہ کتب شامل ہیں جن میں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے لے کر وصالِ مبارک تک حیاتِ طیبہ کے تمام اہم مراحل کو جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ دوسری قسم ان تصانیف پر مشتمل ہے جن میں سیرتِ نبوی ﷺ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے بجائے کسی ایک خاص موضوع یا جہت کو مستقل طور پر زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس زمرے میں بالخصوص شمائلِ نبوی ﷺ، خصائصِ نبوی ﷺ اور اوصافِ رسول ﷺ سے متعلق کتب نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

اس مختصر مقالے میں پہلے پہلی قسم کی جامع کتبِ سیرت کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا جائے گا، اس کے بعد دوسری قسم کی موضوعاتی کتبِ سیرت کا علمی و تحقیقی مطالعہ کیا جائے گا۔

1: سیرت النبی ﷺ از مولانا عبد الرحیم کلاچوی

مولانا عبد الرحیم کلاچوی 26 شوال 1292ھ (مطابق ستمبر 1875ء) کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے قصبہ کلاچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد، مولانا محمد نعیم، ایک جید عالمِ دین تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم سے حاصل کرنے کے بعد مولوی صدر الدین، قاضی عبد المجید اور مولوی محمد رسول سے مختلف دینی و عربی علوم کی تکمیل کی۔ بعد ازاں علمِ حدیث مولانا محمد داؤد سے حاصل کیا، جبکہ اسی عرصے میں قرآنِ مجید بھی حفظ کر لیا۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

1911ء میں آپ نے امرتسر سے شائع ہونے والے اخبار "وکیل" میں معاون مدیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1912ء میں معروف روزنامہ "زمیندار" لاہور میں بطور مترجم مقرر ہوئے۔ اسی دوران پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات امتیازی حیثیت کے ساتھ سے پاس کیے۔

1913ء میں صاحبزادہ عبدالقیوم خان کی دعوت پر اسلامیہ کالج پشاور تشریف لائے، جہاں ابتدا میں کالج کی لائبریری کی تنظیم و نگرانی کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی 1913ء سے 1943ء تک مسلسل تیس برس اسلامیہ کالج میں عربی اور پشتو زبان کی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1947ء میں دوبارہ اسلامیہ کالج کی لائبریری کا نگران مقرر کیا گیا اور جون 1950ء تک اس منصب پر فائز رہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد صاحبزادہ فضل صمدانی (پشاور) کی درخواست پر ان کے ذاتی کتب خانے کی فہرست سازی میں مصروف تھے کہ تین روزہ مختصر علالت کے بعد 6 ذی الحجہ 1369ھ (مطابق ستمبر 1950ء) کو انتقال کر گئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق اسلامیہ کالج پشاور کے قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ مولانا عبدالرحیم کلاچوی نے علمی و ادبی میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور ایک درجن سے زائد کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔[6]

سیرت النبی ﷺ مولانا عبدالرحیم کلاچوی کی اہم علمی کاوشوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ دراصل سیرتِ نبوی ﷺ پر عربی زبان میں لکھی گئی ایک کتاب کا پشتو ترجمہ ہے۔ اس ترجمے کی پہلی اشاعت کابل (افغانستان) سے شائع ہونے والے رسالہ "پشتو" میں گیارہ اقساط کی صورت میں ہوئی، جس کے بعد اسے مستقل کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ یہ کتاب پشتو زبان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر لکھی جانے والی ابتدائی، مختصر، جامع اور مستند تصانیف میں شمار کی جاتی ہے، جس نے پشتو سیرت نگاری کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔[7]

2: نصرۃ الاسلام از مولانا عبدالحمید خان

مولانا عبدالحمید خان 1903ء میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے موضع چودھوان میں مولانا محمد افضل خان بابر کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے صرف دس برس کی عمر میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ صرف و نحو اور فارسی کی ابتدائی کتب اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازاں مولانا علی جوہر سے ہدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی، مختصر المعانی، تفسیر جلالین اور دیگر متعدد علوم و فنون کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد مزید تحصیلِ علم کی غرض سے بہاولپور تشریف لے گئے، جہاں مولانا الٰہی بخش سے اکتسابِ فیض کیا۔

1925ء میں دارالعلوم نعمانیہ لاہور میں داخلہ لیا اور مولانا غلام مرشد سے دورۂ حدیث مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔ لاہور میں قیام کے دوران علمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ 1926ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان تیسری پوزیشن کے ساتھ پاس کیا، 1927ء میں ادیب فاضل، 1928ء میں منشی فاضل، اور 1935ء میں پشتو فاضل کا امتحان بھی پنجاب یونیورسٹی سے تیسری پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ بعد ازاں الٰہ آباد یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل اسلامیات کے امتحانات پہلی پوزیشن کے ساتھ پاس کیے۔

1939ء میں دارالعلوم دیوبند جانے کا موقع ملا، جہاں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ مولانا مدنی نے آپ کی علمی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر اجازتِ تدریس کی سند بھی عطا فرمائی۔

فراغتِ تعلیم کے بعد کچھ عرصہ سرکاری اسکولوں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ 1966ء میں جامعہ محمدی شریف، ضلع جھنگ میں مدرس مقرر ہوئے۔ 1969ء میں فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے حجازِ مقدس تشریف لے گئے۔ واپسی پر اورینٹل کالج منصورہ میں بطور لیکچرار تقرر ہوا، جہاں دو برس تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اپنے آبائی علاقے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان واپس آ گئے اور بقیہ زندگی درس و تدریس اور علمی خدمات میں مصروف رہے۔

مولانا عبدالحمید خان عربی، فارسی اور اردو کے قادرالکلام شاعر بھی تھے۔ آپ نے ایک درجن سے زائد کتب تصنیف کیں، جو آپ کے علمی ذوق اور وسعتِ مطالعہ کی آئینہ دار ہیں۔ 17 اپریل 1981ء کو آپ کا انتقال ہوا اور علمی و دینی خدمات کی ایک روشن روایت اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔[8]

نصرۃ الاسلام سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک نہایت اہم، وقیع اور تحقیقی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مولانا عبدالحمید خان نے مشہور جرمن مستشرق کارل بروکلمان (1868ء–1956ء) کی جانب سے سیرتِ طیبہ پر کیے گئے اعتراضات کا علمی، مدلل اور مؤثر انداز میں جواب دیا ہے۔[9]

کارل بروکلمان اسلامی تاریخ کے نامور مستشرقین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی تاریخ پر گراں قدر تحقیقی کام کیا، جن میں ان کی معروف جرمن تصنیف Geschichte der islamischen Völker und Staaten نمایاں ہے، جو 1939ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ History of the Islamic Peoples کے عنوان سے 1949ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اس کتاب میں قبل از اسلام کے حالات سے لے کر بیسویں صدی عیسوی تک اسلامی تاریخ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی کے ایک باب میں مصنف نے سیرتِ نبوی ﷺ پر بحث کرتے ہوئے متعدد اعتراضات بھی اٹھائے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

مولانا عبدالحمید خان نے اپنی کتاب "نصرۃ الاسلام" میں کارل بروکلمان کے سیرتِ نبوی ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کا نہایت محققانہ، مدلل اور شافی جواب دیا ہے۔ "نصرۃ الاسلام" کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ خیبر پختونخوا میں تصنیف ہونے والی پہلی کتاب ہے، جس میں مستشرقین کے سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق اعتراضات کا باقاعدہ علمی و تحقیقی محاکمہ کرتے ہوئے دلائل و شواہد کی روشنی میں ان کا جامع رد پیش کیا گیا ہے۔

3: اسرار الاسراء الی بیت المقدس قبل العروج الی السماء از مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی

مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی 1935ء میں موضع کٹہ خیل، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی مولانا شیر محمد تھے، جبکہ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ تک پہنچتا ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے ممتاز علماء سے حاصل کی، جس کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا، جہاں دو سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس دوران آپ نے مولانا عبدالحق، مولانا عبدالغفور سواتی، مولانا قاضی حبیب الرحمٰن اور مولانا لطافت الرحمٰن سواتی جیسے جلیل القدر اساتذہ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ اپنی غیر معمولی ذہانت اور محنت کے باعث دارالعلوم حقانیہ کے ہر امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں آپ جامعہ قاسم العلوم ملتان تشریف لے گئے، جہاں موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد 1373ھ / 1954ء میں دورۂ حدیث مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔ جامعہ قاسم العلوم میں مولانا عبدالخالق (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند)، مولانا علی محمد اور مولانا محمود اختر آپ کے ممتاز اساتذہ میں شامل تھے۔ تفسیرِ قرآن کریم کی تکمیل آپ نے جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ سے کی۔ علاوہ ازیں، آپ نے مفتی محمود رحمہ اللہ (سابق وزیرِ اعلیٰ سرحد، موجودہ خیبر پختونخوا) سے بھی علمی استفادہ کیا۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں شعبۂ افتاء سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں مولانا عرض محمد کے قائم کردہ مدرسہ مطلع العلوم، کوئٹہ میں صدر مدرس مقرر ہوئے، جہاں تین سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد ایک سال منڈی بورے والا (پنجاب) کے ایک دینی مدرسے میں تدریس فرمائی۔ پھر جامعہ قاسم العلوم ملتان میں بطور مدرسِ اعلیٰ تقرری ہوئی، جہاں کئی برس تک تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1970ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں بطور مدرس تشریف لے گئے۔ جامعہ اشرفیہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی کے نیو کیمپس کی جامع مسجد کے خطیب بھی رہے۔ آپ کی علمی خدمات کے اعتراف میں پنجاب یونیورسٹی نے آپ کو پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری سے بھی نوازا۔

مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی نے تدریس، افتاء، امامت اور خطابت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ ایک نہایت زود نویس اور صاحبِ قلم عالم تھے، جنہوں نے مختلف دینی و علمی موضوعات پر ایک سو سے زائد کتب تصنیف کیں، جو علمی حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔
آپ نے 63 برس کی عمر میں 27 جمادی الثانی 1419ھ، بمطابق 19 اکتوبر 1998ء، بروز اتوار وفات پائی اور اپنے علمی، تدریسی اور تصنیفی آثار کی صورت میں ایک گراں قدر علمی سرمایہ یادگار چھوڑا۔[10]

"أسرار الإسراء إلی بیت المقدس قبل العروج إلی السماء" مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی کی عربی زبان میں تصنیف کردہ ایک منفرد اور گراں قدر علمی کاوش ہے۔ یہ کتاب بھی آپ کی دیگر تصانیف کی طرح اپنے موضوع پر نہایت انوکھی اور تحقیقی حیثیت کی حامل ہے۔ اس میں مصنف نے واقعۂ معراج کے پہلے مرحلے، یعنی سفر اسراء کے دوران مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک پیش آنے والے واقعات، ان کے اسرار و حکم، اور اس مبارک سفر کی متعدد دقیق اور لطیف حکمتوں کو نہایت علمی انداز میں بیان کیا ہے۔[11]
اسی طرح مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی نے "مرآۃ النجباء فی تاریخ الأنبیاء" کے عنوان سے بھی ایک اہم کتاب تصنیف کی، جس میں مختلف انبیائے کرام علیہم السلام کے منتخب، نمایاں اور سبق آموز واقعات کو نہایت جامع اور مؤثر انداز میں قلم بند کیا گیا ہے۔[12]
آپ کی ایک اور مختصر مگر نہایت منفرد تصنیف "کتب الحکمۃ في حفظ اللہ الکعبۃ من أصحاب الفیل دون غیرھم" ہے۔ اس میں مصنف نے اس اہم سوال کا تحقیقی جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصحابِ فیل کو خانۂ کعبہ پر حملے کے وقت تو فوری طور پر ہلاک فرما دیا، لیکن بعد کے ادوار میں جب حجاج بن یوسف، باطنیہ اور قرامطہ نے بیت اللہ پر حملے کیے تو انہیں اسی طرح کے عذاب سے کیوں دوچار نہیں کیا گیا؟ مصنف نے ان مختلف واقعات کے پس منظر میں کارفرما حکمتوں اور الٰہی اسرار کو علمی دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب بھی ایک منفرد اور نادر علمی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔[13]
"الخواص العلمیۃ للاسمین محمد وأحمد" بھی مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی کی ایک منفرد تصنیف ہے، جس میں رسول اکرم ﷺ کے دو مبارک اسمائے گرامی "محمد" اور "احمد" کی علمی، معنوی اور روحانی خصوصیات کو نہایت تحقیق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[14]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

اسی سلسلے کی ایک اہم تصنیف "قصيدة الحسنى في أسماء النبي الأعظمي" ہے، جو 1397ھ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے قصیدے کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کے پانچ سو سے زائد اسمائے مبارکہ جمع کیے ہیں، جو آپ کی محبتِ رسول ﷺ اور علمی ذوق کا حسین مظہر ہیں۔[15]

مزید برآں، مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی نے "البركات المكية في الصلوات النبوية" کے نام سے درودِ شریف پر مشتمل ایک نہایت بابرکت اور منفرد کتاب بھی تصنیف کی۔ دورد شریف کی اس انتہائی مبارک اور عجیب کتاب میں مصنف نے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو سے زائد اسماء کو احادیث کی مستند کتابوں سے انتہائی تحقیق کے بعد درد شریف کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔ اس سے پہلے کسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اتنے زیادہ ناموں کو اکھٹا نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ سے یہ تصنیف اپنی نوعیت کی ایک امتیازی اور بے مثال علمی خدمت شمار ہوتی ہے۔[16]

4: شرح شمائل ترمذی از مولانا عبد القیوم حقانی

مولانا عبد القیوم حقانی 1956ء میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے درابن میں، کوہِ سلیمان کے دامن میں واقع موضع چودھوان، محلہ احمد خیل میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد، شیر خان اخونزادہ، بابڑ قوم کی شاخ بہاؤالدین زئی (اخوندزادگان) سے تعلق رکھتے تھے۔ ابھی آپ کی عمر صرف آٹھ برس تھی کہ والد محترم کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی دیندار، صالحہ اور باعمل والدہ نے نہ صرف آپ کی تربیت کی بلکہ آپ کو ابتدائی دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔ چنانچہ آپ نے ناظرۂ قرآن کریم سب سے پہلے اپنی والدہ سے پڑھا، پھر اپنے آبائی گاؤں کے مدرسے میں قاری عبد الرحمٰن سے دوبارہ ناظرۂ قرآن کی تکمیل کی۔

ابتدائی عصری تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول سے حاصل کی اور مڈل کا امتحان وہیں سے پاس کیا، جبکہ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی اسکول درابن کلاں سے پاس کی۔ میٹرک کے بعد علومِ دینیہ کی تحصیل کے لیے مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی میں داخلہ لیا، جہاں چار سال تک کسبِ علم میں مصروف رہے۔ بعد ازاں 1975ء میں برصغیر کی معروف دینی درسگاہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخل ہوئے اور 1978ء میں دورۂ حدیث مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔

آپ نے اپنے عہد کے ممتاز اہلِ علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے نمایاں اساتذۂ کرام میں مولانا عبد الحق حقانی، مولانا سمیع الحق حقانی، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا مفتی محمد فرید زروبوی، مولانا عبد الحلیم زروبوی، مولانا عبد الکریم کلاچوی، مولانا قاضی عبد اللطیف کلاچوی، مولانا عبد الحلیم دیروی، مولانا محمد علی سواتی، مولانا فضل مولا دلبوڑی، مولانا محمد حسن جان شہید اور مولانا محمد زمان کلاچوی شامل ہیں، جن سے آپ نے علومِ دینیہ کی مختلف جہات میں فیض حاصل کیا۔

فراغت کے بعد 1978ء میں قاضی مظہر حسین کی دعوت پر جامعہ اظہار الاسلام، چکوال میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا۔ آپ کی علمی صلاحیت، تدریسی مہارت اور فقہی بصیرت کے باعث پہلے ہی سال آپ کو صدر مدرس اور مفتی کے منصب پر فائز کر دیا گیا۔ 1982ء میں آپ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک واپس تشریف لائے، جہاں تدریس کے ساتھ ساتھ ماہنامہ الحق کی ترتیب، تدوین اور ادارت کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد کی گئیں۔ آپ نے تقریباً سولہ برس تک نہایت حسنِ انتظام اور علمی وقار کے ساتھ یہ خدمات انجام دیں۔

اپریل 1995ء میں ضلع نوشہرہ کے موضع خالق آباد میں جامعہ ابو ہریرہ کی بنیاد رکھی، جو بعد ازاں دینی تعلیم و تربیت کا ایک نمایاں مرکز بن گیا۔ اسی ادارے کے تحت آپ نے القاسم اکیڈمی قائم کی، جہاں آپ کی تصنیفات کے علاوہ دیگر اہم دینی و علمی کتابیں بھی شائع ہوتی ہیں اور علمی ذخیرے میں مسلسل اضافہ کیا جاتا ہے۔

روحانی تربیت کے میدان میں آپ نے ابتدا میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کے دستِ مبارک پر بیعت کی، بعد ازاں شیخ قمر الزمان الہ آبادی سے سلسلۂ بیعت میں وابستہ ہوئے اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے۔

مولانا عبد القیوم حقانی ایک بلند پایہ مصنف بھی ہیں۔ آپ نے مختلف موضوعات پر اسی (80) سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی اکثر کتابیں اکابر علماء کی سوانح و خدمات سے متعلق ہیں۔[17]

شرحِ شمائل ترمذی مولانا عبد القیوم حقانی کی ایک وقیع اور جامع علمی تصنیف ہے، جو پہلی مرتبہ 2002ء میں القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی۔ یہ عظیم شرح تین جلدوں پر مشتمل ہے اور اپنے منہج، تحقیق اور حسنِ ترتیب کے اعتبار سے اردو زبان میں لکھی گئی شروحِ شمائل میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔

پہلی جلد 743 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے آغاز میں مولانا فیض احمد ملتانی کا جامع مقدمہ شامل ہے، جس کے بعد مولانا محمد زمان کلاچوی نے اس شرح کی سترہ نمایاں خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس تمہیدی حصہ کے بعد مؤلف نے متنِ شمائل ترمذی کی شرح کا آغاز کیا ہے۔ اگرچہ شمائل ترمذی میں تقریباً چار سو احادیث شامل ہیں، تاہم پہلی جلد میں 208 احادیث کی مفصل شرح پیش کی گئی ہے۔

دوسری جلد 634 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں باقی 188 احادیث کی تشریح نہایت محققانہ انداز میں مکمل کی گئی ہے۔ تیسری جلد 216 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں شمائل ترمذی کے 686 رواۃِ حدیث کے احوال کو جمع کیا گیا ہے، جو اس شرح کو ایک منفرد علمی و تحقیقی حیثیت عطا کرتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

اس شرح کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث کو سند سمیت مکمل متن کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اور متن پر مکمل اعراب بھی درج کیے گئے ہیں تاکہ مبتدی طلبہ بھی صحیح قراءت سے مستفید ہو سکیں۔ ہر حدیث کے تحت اس کا بامحاورہ اردو ترجمہ درج ہے، جبکہ کتاب میں مذکور تمام عربی عبارات اور اشعار کا بھی اردو ترجمہ فراہم کیا گیا ہے۔

مؤلف نے مشکل الفاظ کے لغوی معانی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ان کے اصطلاحی مفاہیم، توضیحات اور آسان تشریحات بھی بیان کی ہیں، جس سے قاری کو متن کے فہم میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح احادیث کے مشکل مقامات کی نہایت سہل، مدلل اور عام فہم تشریح کی گئی ہے۔ جن روایات میں بظاہر تعارض محسوس ہوتا ہے، وہاں مؤلف نے محدثین کے اصولوں کی روشنی میں نہایت حکیمانہ، منصفانہ اور محدثانہ انداز سے تطبیق و رفعِ تعارض کیا ہے۔ نیز جہاں شارحین اور محدثین نے متعدد توجیہات ذکر کی ہیں، وہاں دلائل کی بنیاد پر راجح قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب کی ایک اور اہم خصوصیت اس کی عمدہ ترتیب ہے۔ موضوعات کو واضح عنوانات اور ذیلی عنوانات کے تحت منظم کیا گیا ہے، جس کے باعث طویل علمی مباحث بھی نہایت آسانی سے قابلِ فہم ہو جاتے ہیں۔[18]

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے شرح شمائل ترمذی سے کشید کر کے سیرت وشمائل کی دیگر کتابیں بھی مرتب کی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) جمالِ محمد ﷺ کا دلربا منظر

(2) روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں

(3) مہتابِ نبوت ﷺ کی ضوفشانیاں

(4) آفتابِ نبوت ﷺ کی ضیاء پاشیاں

(5) محبوبِ خدا ﷺ کی دلربا ادائیں

(6) محبوبِ خدا ﷺ کی عبادت واعتدال

(7) خصائلِ نبوی ﷺ کا دل آویز منظر

(8) شمائلِ نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع

5: جمالِ محمد ﷺ کا دلربا منظر از مولانا عبدالقیوم حقانی

جمالِ محمد ﷺ کا دلربا منظر مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیف ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب 206 صفحات پر مشتمل ہے اور دراصل شرح شمائل ترمذی سے منتخب و مرتب شدہ مباحث کا مجموعہ ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے حلیۂ مبارک اور جمالِ نبوت سے متعلق احادیث کی تشریح نہایت دلنشیں اور مؤثر انداز میں پیش کی گئی ہے۔[19]

6: روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں از مولانا عبدالقیوم حقانی

روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں بھی مولانا عبدالقیوم حقانی کی ایک اہم تصنیف ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب 156 صفحات پر مشتمل ہے اور شرح شمائل ترمذی سے ماخوذ ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے مبارک بال، زلفوں، مانگ، تیل، کنگھی، سرمہ، لباس، سادگی واعتدال، اور روزمرہ معمولات سے متعلق شمائل ترمذی کی 48 احادیث کی مفصل تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے۔[20]

7: ماہتاب نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں از مولانا عبدالقیوم حقانی

ماہتاب نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں مولانا عبدالقیوم حقانی کی مرتب کردہ کتاب ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ 210 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شرح شمائل ترمذی کا منتخب حصہ ہے، جس میں نبی کریم ﷺ کی تلوار، زرہ، خود، عمامہ، لنگی، نشست وبرخاست اور دیگر متعلقہ امور سے وابستہ احادیث کی تشریح پیش کی گئی ہے۔[21]

8: آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں از مولانا عبدالقیوم حقانی

آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں بھی مولانا عبدالقیوم حقانی کی مرتب کردہ کتاب ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب 202 صفحات پر مشتمل ہے اور دراصل مولانا کی معروف تصنیف شرح شمائل ترمذی سے منتخب اور کشید کردہ مباحث کا مجموعہ ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے آدابِ طعام و شراب کو احادیثِ نبویہ کی روشنی میں نہایت جامع انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں آپ ﷺ کے کھانا تناول فرمانے کے طریقے، روٹی اور سالن سے متعلق معمولات، کھانے کے وقت پڑھے جانے والے اذکار و کلمات، پینے کے آداب اور مشروبات سے متعلق سنتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کو مفصل احادیث کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[22]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

9: محبوب خدا ﷺ کی دلربا ادائیں از مولانا عبد القیوم حقانی

محبوبِ خدا ﷺ کی دلربا ادائیں مولانا عبد القیوم حقانی کی ایک اور منتخب تصنیف ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ 197 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں شرح شمائل ترمذی کے ان ابواب کو یکجا کیا گیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ کے اندازِ گفتگو، تبسم، مزاح، خوش طبعی، دل لگی اور شب کے اوقات میں گفتگو سے متعلق احادیث کی تشریح پیش کی گئی ہے۔[23]

10: محبوب خدا ﷺ کی عبادت واعتدال از مولانا عبد القیوم حقانی

محبوب خدا ﷺ کی عبادت واعتدال 187 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، جو شرح شمائل ترمذی سے مرتب کی گئی ہے اور القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کی عبادت، فرض و نفل نمازوں، نمازِ چاشت، روزوں، تلاوتِ قرآن، خشوع و خضوع اور گریہ و زاری سے متعلق احادیث کی مدلل تشریح و توضیح شامل ہے۔[24]

11: خصائل نبوی ﷺ کا دلآویز منظر از مولانا عبد القیوم حقانی

خصائلِ نبوی ﷺ کا دلآویز منظر بھی مولانا عبد القیوم حقانی کی مرتب کردہ کتاب ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب 166 صفحات پر مشتمل ہے اور شرح شمائل ترمذی سے منتخب مباحث پر مشتمل ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کے بستر، اخلاقِ کریمانہ، عاداتِ مبارکہ، تواضع، انکساری، حیا اور دیگر اوصافِ حمیدہ سے متعلق شمائل ترمذی کی 38 احادیث کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے۔[25]

12: شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع از مولانا عبد القیوم حقانی

شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع مولانا عبد القیوم حقانی کی ایک اہم تصنیف ہے، جو القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب 153 صفحات پر مشتمل ہے اور شرح شمائل ترمذی کا منتخب حصہ ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارکہ، القابات، عمرِ مبارک، وصالِ نبوی، میراث اور دیگر متعلقہ موضوعات پر شمائل ترمذی کی 45 احادیث کی تشریح و توضیح نہایت جامع انداز میں بیان کی گئی ہے۔[26]

یہ تمام کتب دراصل مولانا عبد القیوم حقانی کی شہرۂ آفاق تصنیف شرح شمائل ترمذی سے منتخب ابواب اور مباحث پر مشتمل ہیں، جنہیں الگ الگ موضوعات کے تحت مستقل کتابی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔ ان کا مقصد نبی اکرم ﷺ کی سیرت، شمائل، خصائل اور اسوۂ حسنہ کو عام قارئین کے لیے سہل، منظم اور موضوعاتی انداز میں پیش کرنا ہے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں سے استفادہ آسان ہو سکے۔

نتائج البحث

ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کئی صدیوں قبل اسلام کے نور سے منور ہوا۔ اس خطے کے علماء و مشائخ نے ابتدا ہی سے اشاعتِ اسلام، تعلیمِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اگرچہ ابتدائی ادوار میں ان کی زیادہ توجہ تدریس، دعوت اور دینی تربیت پر مرکوز رہی، تاہم بعد کے زمانوں میں تصنیف و تالیف کا ذوق بھی پروان چڑھا اور اس علاقے کے علماء نے تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، صرف، نحو، منطق اور دیگر اسلامی علوم میں متعدد علمی و تحقیقی تصانیف یادگار چھوڑیں، جن کی تاریخ کئی صدیوں پر محیط ہے۔

جہاں تک سیرت نگاری کا تعلق ہے، اس کی باقاعدہ روایت انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں سامنے آتی ہے۔ اس میدان میں سب سے پہلے مولانا عبد الرحیم کلاچویؒ (1292ھ–1369ھ) نے پشتو زبان میں "سیرت النبی ﷺ" تصنیف کر کے اس خطے میں سیرت نگاری کی بنیاد رکھی۔ ان کے بعد سیرت پر تصنیف و تالیف کا یہ مبارک سلسلہ مسلسل آگے بڑھتا رہا اور آج تک جاری ہے۔ اب تک ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک درجن سے زائد اہم کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ ان تصانیف میں مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازیؒ کی عربی زبان میں لکھی گئی منفرد اور نادر کتب خصوصی اہمیت کی حامل ہیں، جن میں "أسرار الإسراء إلى بيت المقدس قبل العروج إلى السماء"، "كتب الحكمة في حفظ الله الكعبة من أصحاب الفيل دون غيرهم"، "الخواص العلية للاسمين محمد وأحمد"، "قصيدة الحسنى في أسماء النبي الأعظم" اور "البركات المكية في الصلوات النبوية" قابلِ ذکر ہیں۔ اپنے موضوع، اسلوب اور علمی انفرادیت کے اعتبار سے یہ تصانیف نہ صرف خیبر پختونخوا، پاکستان اور برصغیر بلکہ عالمِ اسلام کے علمی سرمایہ میں بھی ممتاز مقام رکھتی ہیں۔ اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ خیبر پختونخوا میں مستشرقین کے سیرتِ نبوی ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کا علمی اور مدلل جواب سب سے پہلے یہیں تحریر کیا گیا۔ یہ اعزاز مولانا عبد الحمید خانؒ کی مایۂ ناز تصنیف "نصرۃ الاسلام" کو حاصل ہے، جس نے اس میدان میں ایک نئی علمی روایت قائم کی۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مولانا عبد الرحیم کلاچویؒ نے جس شجرۂ سیرت نگاری کا پودا اس سرزمین میں لگایا تھا، وہ آج ایک تناور اور بارآور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس کے سائے میں علمی و تحقیقی خدمات کا سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

حوالہ جات

---

[1]: الافریقی، جمال الدین ابی الفضل محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، جلد:4(بیروت، دار صادر)389

Al-Ifriqī, Jamāl al-Dīn Abū al-Faḍl Muḥammad ibn Mukarram Ibn Manẓūr. Lisān al-ʿArab. Vol. 4. Beirut: Dār Ṣādir, 389.

[2]: اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد:14(لاہور، دانش گاہ پنجاب،1980)74

Urdū Dāʾirah-yi Maʿārif-i Islāmiyyah. Vol. 14. Lahore: Dānishgāh-i Panjāb, 1980, 74.

[3]: سیفی، فقیر سید عبدالاحد شاہ ترمذی، السیرۃ المحقق مآخذ الموفق(لاہور، الوثائق،2014)9

Saifī, Faqīr Sayyid ʿAbd al-Aḥad Shāh Tirmidhī. Al-Sīrah al-Muḥaqqaq: Maʾākhidh al-Muwaffaq. Lahore: Al-Wathāʾiq, 2014, 9.

[4] : https://share.google/WacZGOgSLPRHgKwi8 Accessed on 10 January 2025

[5]: "ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علمائے کرام کی علمی خدمات: ایک مطالعہ: A Study of the Academic Services of 'Ulamā' of Dera Ismail Khan District".
.2022. Al-Qamar 5 (3): 205-14. https://doi.org/10.53762/62ebb247

[6]: فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر، مشاہیر علمائے سرحد(کراچی: مکتبہ عمر فاروق ،2016)637، محمد قاسم، تذکرہ علماء خیبر پختون خوا،(صوابی: دارالقرآن والسنۃ،2015)276

Fayūḍ al-Raḥmān, Dr. Mashāhīr ʿUlamāʾ-i Sarḥad. Karachi: Maktabah ʿUmar Fārūq, 2016, 637.
Muḥammad Qāsim. Tadhkirah ʿUlamāʾ Khyber Pakhtunkhwā. Swabi: Dār al-Qurʾān wa al-Sunnah, 2015, 276.

[7]: فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر، مشاہیر علمائے سرحد(کراچی: مکتبہ عمر فاروق،2016)640، محمد قاسم، تذکرہ علماء خیبر پختون خوا،(صوابی: دارالقرآن والسنۃ،2015)277

Fayūḍ al-Raḥmān, Dr. Mashāhīr ʿUlamāʾ-i Sarḥad. Karachi: Maktabah ʿUmar Fārūq, 2016, 640.

Muḥammad Qāsim. Tadhkirah ʿUlamāʾ Khyber Pakhtunkhwā. Swabi: Dār al-Qurʾān wa al-Sunnah, 2015, 277.

[8]: محمد قاسم، تذکرہ علماء خیبر پختون خوا،(صوابی: دارالقرآن والسنۃ،2015)253

Muhammad Qasim, Tazkirah-e 'Ulama Khyber Pakhtunkhwa ,Swabi: Dar al-Qur'an wa al-Sunnah, 2015, 253.

[9]: محمد قاسم، تذکرہ علماء خیبر پختون خوا،(صوابی: دارالقرآن والسنۃ،2015)254

Muhammad Qasim, Tazkirah-e 'Ulama Khyber Pakhtunkhwa (Swabi: Dar al-Qur'an wa al-Sunnah, 2015), 254.

[10]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)9، محمد قاسم، تذکرہ علماء خیبر پختون خوا،(صوابی: دارالقرآن والسنۃ،2015)555

Maulana Muhammad Musa Ruhani Bazi, Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 9.
Muhammad Qasim, Tazkirah-e 'Ulama Khyber Pakhtunkhwa (Swabi: Dar al-Qur'an wa al-Sunnah, 2015), 555.

[11]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)63

Muhammad Musa Ruhani Bazi,Maulana Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 63.

[12]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)57

Muhammad Musa Ruhani Bazi,Maulana Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 57

[13]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)64

[14]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)64

Muhammad Musa Ruhani Bazi,Maulana Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 64.

[15]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)53

Muhammad Musa Ruhani Bazi,Maulana Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 53.

[16]: محمد موسیٰ روحانی بازی، مولانا، فتح اللہ بخصائص اسم اللہ، جلد 1(لاہور، ادارۃ التصنیف والادب،2015)52

Muhammad Musa Ruhani Bazi,Maulana Fath Allah bi Khasa'is Ism Allah, vol. 1 (Lahore: Idarat al-Tasnif wa al-Adab, 2015), 52.

[17]: محمد قاسم، صوبہ خیبر پختون خوامیں مشاہیر فُضلائے دارالعلوم حقانیہ کی خدمات حدیث کا تجزیاتی مطالعہ (پی ایچ ڈی مقالہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان 2021)254-258

Muhammad Qasim, Subah Khyber Pakhtunkhwa Mein Mashahir Fuzala-e-Dar al-'Ulum Haqqania ki Khidmat-e-Hadith ka Tajziyati Mutala'ah (PhD diss., Abdul Wali Khan University, Mardan, 2021), 254–258.

[18]: محمد قاسم، صوبہ خیبر پختون خوامیں مشاہیر فُضلائے دارالعلوم حقانیہ کی خدمات حدیث کا تجزیاتی مطالعہ (پی ایچ ڈی مقالہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان 2021)262-264

Muhammad Qasim, Subah Khyber Pakhtunkhwa Mein Mashahir Fuzala-e-Dar al-'Ulum Haqqania ki Khidmat-e-Hadith ka Tajziyati Mutala'ah (PhD diss., Abdul Wali Khan University, Mardan, 2021), 262-264

[19]: حقانی، مولانا عبدالقیوم، جمال محمد ﷺ کا دلربا منظر (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

Haqqani, Maulana Abdul Qayyum, Jamal-e-Muhammad ﷺ ka Dilruba Manzar (Nowshera: Al-Qasim Academy, n.d.).

[20]: حقانی، مولانا عبد القیوم، روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqani, Mawlana Abdul Qayyum. Rūʾe Zībā ﷺ kī Tābāniyān. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[21]: حقانی، مولانا عبد القیوم، ماہتاب نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqani, Mawlana Abdul Qayyum. Mahtāb-e-Nubuwwat ﷺ kī Ẓawāfashāniyān. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[22]: حقانی، مولانا عبد القیوم، آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqani, Mawlana Abdul Qayyum. Āftāb-e-Nubuwwat kī Ẓiyāʾ Pāshiyān. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[23]: حقانی، مولانا عبد القیوم، محبوب خدا ﷺ کی دلربا ادائیں (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqani, Mawlana Abdul Qayyum. Maḥbūb-e-Khudā ﷺ kī Dilrubā Adāʾen. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[24]: حقانی، مولانا عبد القیوم، محبوب خدا ﷺ کی عبادت واعتدال (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqani, Mawlana Abdul Qayyum. Mahbub-e Khuda ﷺ Ki Ibadat wa I'tidal. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[25]: حقانی، مولانا عبد القیوم، خصائل نبوی ﷺ کا دلآویز منظر (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqqani, Mawlana Abdul Qayyum. Khasa'il-e Nabawi ﷺ ka Dil-Avez Manzar. Nowshera: Al-Qasim Academy.

[26]: حقانی، مولانا عبد القیوم، شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع (نوشہرہ، القاسم اکیڈمی)

Haqqani, Mawlana Abdul Qayyum. Shama'il-e Nabawi ﷺ ka Iman Afrooz Muraqqaʿ. Nowshera: Al-Qasim Academy.